دُم کٹا چوہا

ایک گاؤں میں ایک بہت بڑے گھر میں ایک امیر آدمی رہتا تھا۔ اُس نے گھر میں اناج رکھنے کے لیے ایک بڑا کمرا بنایا تھا۔ ایک دن ایک چوہا اس کمرے میں آگیا۔ اتنا زیادہ اناج دیکھ کر اس کے منھ میں پانی بھر آیا۔ وہ بھاگ کر اپنی بیوی کو بھی بُلا لایا۔ انھوں نے خوب اناج کھایا اور وہیں رہنے کا فیصلہ کیا۔

کچھ دن بعد چوہیا کے ہاں چار بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک کی دو، دوسرے کی تین، تیسرے کی چار اور چوتھے کی ساتھ دُمیں تھیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ایک بچے کو کوا، دوسرے کو عُقاب اور تیسرے کو بلی کھا گئی۔ اب چوہے اور چوہیا کے پاس جو بچہ بچا وہ سات دُموں والا تھا۔ وہ دونوں اس بچے کا بہت دھیان رکھتے تھے۔ جب وہ بڑا ہوا تو اُس نے کھیلنے کے لیے باغ میں جانا شروع کر دیا۔ چوہا اور چوہیا بھی یہی چاہتے تھے کہ وہ باغ میں جائے اور دوسرے چوہوں کے بچوں کے ساتھ ملے۔

باغ میں دوسرے چوہے بچے اتنے عجیب چوہے کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انھوں نے اُس کی دُمیں گننا شروع کر دیں، "ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ اور سات۔ چوہوں نے سات دُموں والے چوہے کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا۔ انھوں نے اُسے چھیڑا، "سات دُموں والا چوہا! سات دُموں والا چوہا!

شام کو چوہا روتا ہوا گھر آیا۔ اُس نے روتے ہوئے کہا، "ماں، ماں! باغ میں سب چوہے مجھے تنگ کرتے ہیں۔ وہ مجھے 'سات دُموں والا چوہا' کہتے ہیں! ماں نے چوہے کو تسلی دیتے ہوئے کہا، "رو نہیں، میرے بچے." پھر وہ اُسے ایک درزی کے پاس لے گئی۔ اُس نے درزی سے درخواست کی، "پیارے درزی! براہِ کرم! اپنی قینچی سے اِن میں سے ایک دُم کاٹ دیں۔"

درزی نے چوہے کی ایک دُم کاٹ دی۔

اگلے دن چوہا خوشی خوشی باغ میں کھیلنے چلا گیا۔ اُس کے تمام دوستوں نے آج پھر اُس کی دُموں کی گنتی شروع کر دی، "ایک، دو، تین، چار، پانچ اور چھ۔" آہ! ہمارے دوست کے پاس اب چھ دُمیں ہیں۔" وہ اُسے تنگ کرنے لگے، "چھ دُموں والا چوہا! چھ دُموں والا چوہا! اُس شام بھی روتا ہوا گھر آیا۔

ایک بار پھر، اُس کی ماں اُسے ایک دُم کٹوانے کے لیے درزی کے پاس لے گئی۔

اِس طرح چوہے کی ہر روز ایک دُم کٹتی رہی اور آخر کار اُس کی صرف ایک دُم رہ گئی۔

اُس دن وہ باغ میں گیا۔ وہ خوش تھا کہ اب اُس کے دوست اُسے تنگ نہیں کریں گے۔

لیکن اُس کے دوستوں نے اُسے پھر تنگ کرنا شروع کر دیا، "چھ چلی گئیں، ایک باقی ہے۔

چھ چلی گئیں، ایک باقی ہے!

اپنے بچے کو روتے دیکھ کر ماں نے اُس کی آخری دُم بھی کٹوا دی۔ ”اب تمھیں کوئی تنگ نہیں کرے گا۔ جب دُم ہی نہیں ہو گی تو وہ کیا شمار کریں گے۔“ ماں نے مُنے چوہے کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اگلے دن جب وہ باغ میں گیا تو اُس کے دوست اُس پر ہنستے ہوئے اُسے چھیڑنے لگے۔ "ارے وہ دیکھو، وہ دیکھو! بغیر دم والا چوہا!“ چوہا مزید چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

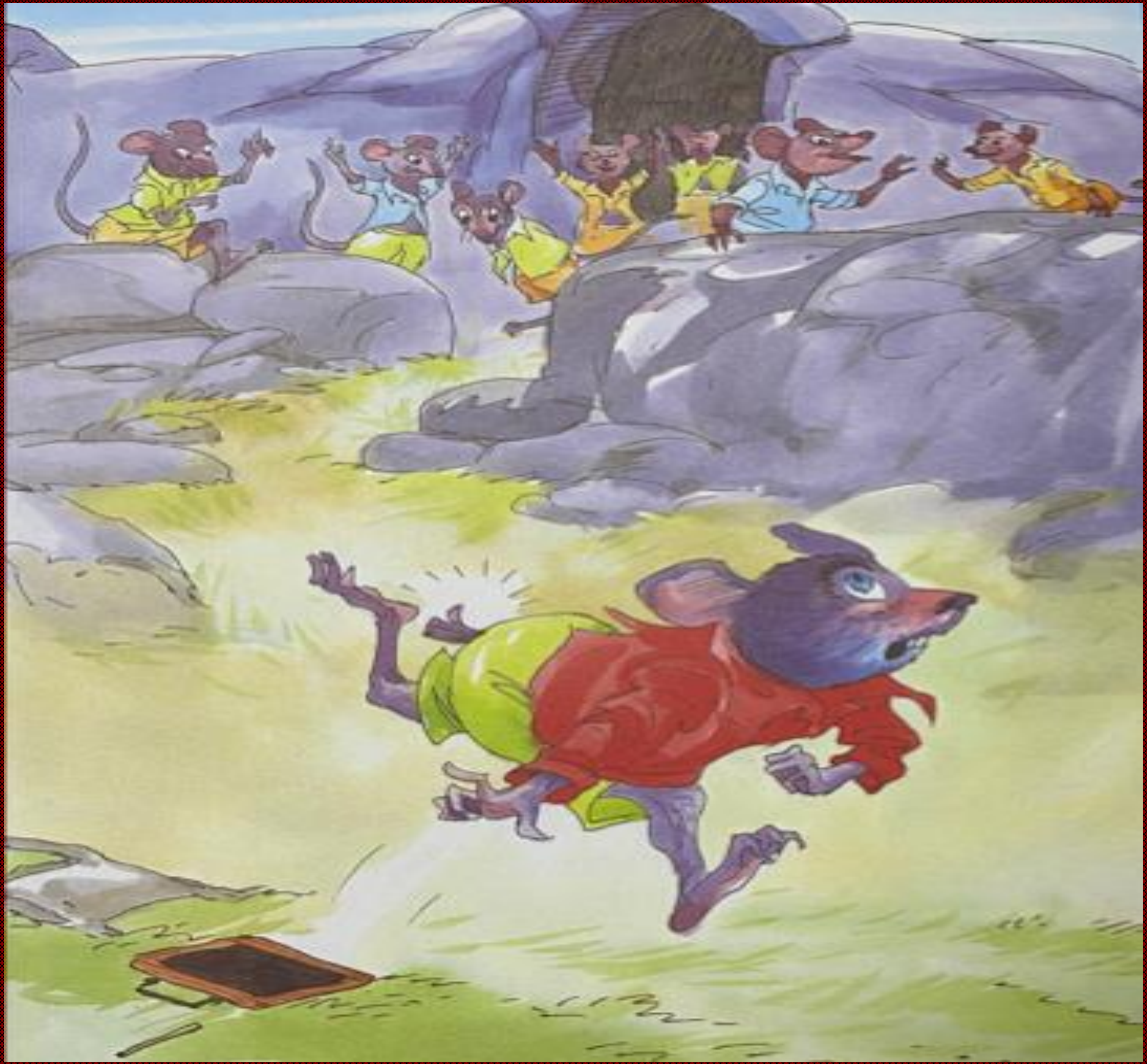

وہ روتے ہوئے گھر لوٹا اور
اعلان کیا کہ ماں! میں پھر کبھی
باغ میں نہیں جاؤں گا۔"